جو آسمانوں میں نظر آتی ہے سے دھماکے سے علیحدہ ہوئے۔ دونوں نظریات یہ مانتے ہیں کہ شروع میں زمین کسی مخصوص شکل کے بغیر تھی۔ جس نے بعد میں بیضوی گول شکل اختیار کرلی۔ چنانچہ یہ آیت کھلے طور پر زمین کی شکل بیضوی(OVAL) ظاہر کرتی ہے۔

لیکن قرآن کی اہم خصوصیات تو اس حقیقت میں مضمر ہیں کہ اس میں دیے گئے قوانین رہتی دنیا تک مکمل طور پر لاگو اور سچے رہیں گے۔ اس لئے کہ قرآن کریم تو لوح محفوظ کی نمائندگی کرنے والی کتاب ہے۔ اور لوح محفوظ بجائے خود بیحد بڑے پیمانے کے عظیم الشان علم کے خدائی کمپیوٹر کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اسی وجہ سے قرآن سائنسی حقائق سمجھانے کے سلسلے میں معجزاتی خصوصیات کا حامل ہے۔ حالانکہ ان میں سے بہت سے حقائق تو قرآن کے نزول سے صدیوں قبل سے تعلق رکھتے ہیں۔ زمین کی گول شکل اور محوری حرکت جنہیں قرآن نے متعدد آیات میں عیاں کیا ہے' ان لوگوں کے لئے ایک مکمل اور مسکت جواب ہے جو اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بعض نام نہاد دانشور آج بھی گمان کرتے ہیں کہ اللہ کے دین کو ماننے والے لوگ تو ابھی تک زمین کو چپٹی(FLAT) سمجھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اسے سورۃ النازعات میں بیان کیا گیا ہے جو کہ تخلیق سے متعلق متعدد اسرار کو بیان کرتی ہے۔ مزید یہ کہ آیات نمبر ۲۸ سے ۳۲ تک زمین کی تخلیق کا خلاصہ دے دیا گیا ہے۔ آیت نمبر ۳۱ یہ اعلان کرتی ہے کہ جب زمین نے بیضوی شکل اختیار کرلی تو بالترتیب پہلے اس پر پانی کا انتظام کیا گیا۔ پھر اس پر ابتدائی نباتات کو چارے کی صورت میں پیدا کیا گیا۔ جدید دور کے ارضی طبیعیات کے نظریات اس ترتیب سے پوری طرح متفق ہیں۔ جب زمین نے اپنی بیضوی گول شکل وصورت اختیار کرلی تو پھر اس پر کرہ آب وجود میں آگیا۔ اور سمندروں کی تشکیل ہوئی۔ نباتاتی حیات بعد میں ظہور پزیر ہوئے۔

اگر اس آیت پر تحقیق مکمل ہم آہنگی کی بنیاد پر کی جائے تو اس کے مکمل اور معجزاتی علم اور دانائی کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

(جاری ہے)

کسب رزق حلال

ابو عبیدہ بلغاری

جناب الحاج عبدالکریم بلغاری ایک دیانت دار، فرض شناس اور محنتی آفیسر کی حیثیت سے شمالی علاقہ جات میں معروف شخصیت ہیں۔ جمعیت اہلحدیث سے قلبی وابستگی اور دینی اقدار کے احترام کے حوالے سے ہم بھی انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ 1980 کے عشرے میں جمعیت کی مجلس عاملہ کے صدر رہے اور جمعیت کی دستور سازی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ زرعی پروگراموں میں تو آپ کی مشاورت مستقل طور پر شامل ہوتی ہے۔
دوران ملازمت سرکاری ضوابط کی پاسداری میں بدنام کی حد تک مشہور تھے۔ آپ اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور محنت و لگن کے بل بوتے پر ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے ڈائریکٹر کے منصب پر فائز ہو کر ریٹائر ہو گئے۔ زیر نظر مضمون میں آپ اپنے متعلقہ شعبے کے ذریعے بلتستان کی کمزور معیشت کو ترقی دینے کے رموز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ (ادارہ)

رب العالمین فعال لما یرید نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا فرما کر زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔ آدمؑ کو مٹی گارے سے بنا کر اس کو جسمانی، روحانی، نفسیاتی و دیگر خواص و عناصر کے ساتھ خوبصورت ساخت کا انسان جس طرح اللہ کو پسند ہوا بنایا۔ خالق انس و جان نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ کرے۔ تمام فرشتے سجدے میں گر گئے سوائے ابلیس کے جس نے تکبر و غرور سے اللہ کے حکم سے روگردانی کی۔ ابلیس پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور راندہ دربار ہوا۔

ابلیس لعین کا دل آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے خلاف بغض و عداوت اور کینہ و حسد سے بھر گیا۔ اولاد آدم کا کھلا دشمن بن گیا۔ ابلیس نے اللہ سے مہلت مانگی جو اسے قیامت تک کے لئے دے دی گئی۔ ابلیس نے اللہ کی عزت کی قسم کھا کر کہا کہ وہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور اس کی اکثر اولاد کو تباہ کر کے چھوڑے گا۔

اللہ نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور اس کی زوجہ حواء کو جنت میں رہنے کا مقام عطا فرمایا اور ہدایت کر دی کہ جنت میں آرام سے رہیں۔ جہاں سے جو چاہیں بافراغت کھائیں پیئیں۔ لیکن اس شجر ممنوعہ کے پاس بھی نہ جائیں کیونکہ اس درخت کا پھل کھانا منع (حرام) ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اس کے بہکاوے میں نہ آنا اور اس کا کہنا نہ ماننا۔ اگر میری ان ہدایات پر عمل نہ کیا تو تم ظالم ہوں گے۔

ابلیس بڑی کوشش سے آدمؑ و حوا کے پاس جنت میں پہنچ گیا۔ آدمؑ و حوا کے ہمدرد بن کر قسمیں کھا کر نصیحت کرنے لگا۔ شیطان نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کا پھل کھانے سے زندگی جاوید حاصل ہو گی۔ ایسی بادشاہی ملے گی جو پرانی نہ ہو گی۔ شیطان نے دھوکہ اور فریب سے آدمؑ کو ممنوعہ پھل کھانے پر آمادہ کر ہی لیا۔ اللہ کی تنبیہ اور ہدایت

بھول گئے۔ دونوں میاں بیوی نے ممنوعہ پھل کھالیا۔ دونوں بے پردہ ہو گئے، جنت کے پتوں سے پردے کی جگہوں کو چھپانے لگے۔

ان کے رب نے ان کو پکارا! میں نے منع نہ کیا تھا اس درخت کے پھل کھانے سے اور خبردار نہ کیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس کی باتوں میں نہ آنا! دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نامراد ہو جائیں گے۔

اللہ کا حکم ہوا! اتر جاؤ تم نیچے اسی حالت میں کہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ ایک مقررہ وقت تک تمہارے لئے زمین پر رہنے کی جگہ ہے۔ یہیں مرنا ہے۔ اسی زمین سے پھر نکالا جائے گا۔ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں ہے۔ اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں، ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ یہ بھی ارشاد فرمایا جو میری یاد سے روگردانی کرے گا دنیا میں بھی اس کی زندگی بے اطمینانی اور تنگی میں گزرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو توبہ کی دعا سکھادی۔ اللہ نے توبہ قبول فرمائی۔ اشرف المخلوقات میں اللہ کا ولی خلیفہ اور نبی ہوئے۔

اللہ رب العالمین نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام واولاد آدم کو زمین پر بسایا۔ جسمانی قوت کے حصول کے لئے زمین میں وسائل پیدا فرمادئے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارك فیہا وقدر فیہا اقواتہا﴾ (حٰم سجدہ/۱۰) ترجمہ: "اللہ نے اس زمین پر پہاڑ پیدا کر دئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں رہنے والوں کے لئے غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی" نیز فرمایا: ﴿ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعاً ۝﴾ (البقرہ) ترجمہ: "وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا"

اولاد آدم کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام کا ایک عظیم سلسلہ جاری فرمایا۔ آسمانی کتابیں اور ہدایت ساتھ بھیجتے رہے اور آخری نبی اشرف المخلوقات میں سے اشرف ترین مخلوق امام الانبیاء کو آخری کتاب قرآن مجید دے کر مبعوث فرمایا۔ اس دنیا میں زندگی گزارنے کے اصول و ضابطہ حیات کو مکمل کر دیا۔ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾ (مائدہ ۳) "آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تمام کر دیا۔ تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا"

آج مسلمانان عالم کا سب سے بڑا مسئلہ بلکہ المیہ کسب حلال اور حصول رزق میں بے راہ روی ہے۔ اللہ کی حکم عدولی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے اور تعلیمات کی خلاف ورزی ہے۔ ان مہلک اور ضرر رساں شکم

پروری کے ذرائع میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

ا۔ سود خوری :۔

ابلیس اور ابلیس کے حواریوں نے مسلمانوں کو سود خوری کی وبا میں پھنسا اور دھنسا دیا ہے۔ صرف یہی وہ گناہ ہے جس سے باز نہ آنے والوں کے خلاف قرآن پاک میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اعلان جنگ کیا گیا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے :﴿فأذ نوا بحرب من الله ورسوله﴾ (البقرة ٢٧٩) ترجمہ :"سود خورو! اگر تم سود خوری سے باز نہیں آتے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ"

عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أكل الربا وموكله و كاتبه وشاهديه وقال هم سواء "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی سود لینے والے اور کھانے والے پر، سود دینے والے اور کھلانے والے پر، سودی دستاویز لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گناہ میں یہ سب برابر کے شریک ہیں" (صحیح مسلم)

نیز :عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اتيت ليلة اسرى بى علىٰ قوم بطونهم كالبيوت فيهاالحيات ترى من خارج قلت من هٰؤلاء يا جبرائيل؟ قال هٰؤلاء اكلة الربٰوا ترجمہ :"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے اور ان میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا یہ سود خور ہیں" (احمد، ابن ماجہ) اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مہلک گناہ کبائر میں شامل کیا ہے۔

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اجتنبو السبع المو بقات! قالوا يا رسول الله (صلى الله عليه واله وسلم) وما هن قال۔ الشرك بالله، والسحر، وقتل النفس التى حرم الله الا بالحق۔ واكل الربٰو، واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات (بخاری ومسلم) ترجمہ :"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو! صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا(۱)اللہ کے ساتھ (اس کی عبادت یا صفات یا افعال میں) کسی کو شریک کرنا (۲) جادو کرنا(۳)ناحق کسی کو قتل کرنا(۴)سود کھانا(۵)یتیم کا مال کھانا(۶)جہاد میں لشکر اسلام کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا (۷)پاک دامن بھولی بھالی بندیوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

افسوس ہے کہ آج امت تقریباً تمام مہلکات اور دیگر بہت سے معاصی میں مبتلا ہے۔اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقوں کو چھوڑ کر یہود و ہنود اور نصاریٰ کے طریقوں پر چل کر ترقی و خوشحالی ڈھونڈ رہے ہیں جو کبھی نہیں مل سکتا۔کافروں کی تقلید سے گمراہی میں بھٹکنے کے سوا کچھ حاصل ہوا ہے نہ ہو رہا ہے اور نہ ہوگا۔ پاکستان بحیثیت قوم یہود و نصاریٰ کے بینکوں کے ستر اسی ارب روپے کا مقروض ہے۔ماہ بماہ اور سال بسال قرضوں کی بمعہ سود ادائیگی میں پوری حکومتی محاصل دینے کے بعد بھی قرض کی ادائیگی کے لئے مزید سودی قرض لینا پڑ رہا ہے۔ یہ سب ترقی اور خوشحالی کے لئے کر رہے ہیں۔خوشحالی کے بجائے مہنگائی اور بے روزگاری میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

۲- پھر شیطان لعین نے سود خور ملعون کو ایک اور مہلک گناہ میں مبتلا کیا ہے کہ کھانے والوں کو کم کرو اور قتل اولاد کو خاندانی منصوبہ بندی کا نام دیا گیا اور اب "بہبود آبادی" کا پر فریب نام دیا جاتا ہے اور یکے بعد دیگرے مہلک گناہوں کا ارتکاب کرایا جارہا ہے۔نادانی اور بے وقوفی کی حد ہے کہ ترقی اور خوشحالی کے پھر بھی دعوے دار ہیں۔آخر اس مرض کا جس سے مسلمانوں کی اجتماعی اخلاقی دیوالیہ پن اور انفرادی بربادی ہو رہی ہے۔علاج کیا ہے ؟

اس کا حتمی علاج اور مرض کا تریاق اللہ رب العزت نے واضح طور پر بتایا ہے :﴿قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃاللہ ان اللہ یغفرالذنوب جمیعا انہ ھوالغفور الرحیم o وانیبوا الی ربکم واسلموالہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون o واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یا تیکم العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون o﴾ترجمہ :"میری جانب سے کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔واقعی وہ بڑی بخشش ،بڑی رحمت والا ہے۔ تم سب اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو"(الزمر)

خطہ بلتستان جسے تبت خورد بھی کہا جاتا ہے یہ نام نہاد ترقی یافتہ دنیا سے دور مغربی ہمالیہ اور قراقرم کی وسیع

کوہستانی وادیوں پر مشتمل ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ آج کل شیاطین الانس کی یلغار کی زد میں ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کی تنظیمیں فلاح عامہ و بہبود آبادی کے نام سے لامحدود مادی وسائل کے ساتھ حملہ آور ہیں۔

یہ خطہ دین حق کے داعیوں اور اس کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی سرزمین بھی ہے۔ امیر کبیر سید علی ہمدانی، بابا محمد حسین پشاوری، بابا سلطان علی بلغاری، مولانا عبدالرحیم غواڑی وغیرہ علمائے حق رحمہم اللہ نے تند و تیز ہواؤں اور ظلمت کے اندھیروں میں شمع ہدایت کو روشن رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ارض بلتستان کے علمائے حق نے انتہائی نامساعد حالات میں دعوت حق و جہاد کا پرچم بلند رکھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ بہت مار کھائے، بہت ظلم سہے۔ لیکن صبر و استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ جب بھی ان اسلاف کا نورانی انداز دعوت و جہاد جو وہ حضرات انتہائی بے سر و سامانی میں کرتے تھے اس کی نسبت موجودہ وقت کی فراوانی وسائل کے ساتھ کی جائے، موجودہ دینی خدمات ہیچ نظر آتی ہیں۔

خوب یاد پڑتا ہے کہ مولوی عبدالملک بن سلطان علی مدرسہ منار الہدیٰ بلغار کے منتظم تھے۔ گرمی کے موسم میں بھی پٹو کے پیوند والا کرتہ، پاجامہ زیب تن کرتے۔ ستر اسی طلباء جو پورے بلتستان اور وادی کرگل سے حصول علم دین کے لئے جمع ہوتے۔ سب کے اخراجات کا مقامی طور پر بندوبست کرتے تھے۔ اس دور کے تمام لوگ کاشتکاری کو ذریعہ معاش بناتے تھے۔ وہی طلباء اور علمائے دین کی کفالت کرتے تھے۔

خوب یاد ہے کہ حافظ عبدالرحمٰنؒ سکسوی اپنے زو (نر خوش گاؤ) پر سامان تجارت لاد کر بلغار، غواڑی کبھی شگر تک کا سفر کرتے۔ راستے میں ملنے والے ہر مرد، عورت، چھوٹے بڑے کو سلام کرتے، دعا دیتے، موقع محل کی مناسبت سے دین حق کی دعوت دیتے۔ جس گاؤں یا منزل پر ظہر کی نماز پڑھتے، لوگوں کو جمع کر کے وعظ سناتے۔ عصر پر بھی ایسا کرتے۔ مغرب و عشاء کے اوقات میں باقاعدہ دعوت دین کی مجالس جماتے، لوگ دیوانہ وار جمع ہوتے۔ خود بھی بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے، لوگوں کو بھی رلاتے۔ اسی طرح ان کا تجارتی سفر ہوتا اور بیع مبرور سے معاش کا معاملہ بھی چلاتے تھے۔

حافظ کریم بخشؒ کو دیکھا۔ ہاتھ میں قرآن، زبان پر تلاوت، پشت پر چورونگ (مقامی ٹوکرا) اٹھائے کھیتوں میں کام کاج کرتے۔ کاشتکاری ذریعہ معاش تھا۔ جب کوئی طالب علم سبق لینے آتا اسی جگہ بیٹھ کر درس دیتے۔ صبح و شام مدرسہ میں پڑھاتے۔ کوئی دن شاید ہی گزرتا جس میں مہمان نہ آئے ہوں۔ اکثر علمائے کرام ایسا ہی کرتے تھے۔ ہر